

## اس کتاب میں

مندرجہ ذیل سوالات کے جوابات قرآن حکیم کی روشنی میں دئے گئے ہیں:

(1) کیا حضرت عیسیٰ بغیر باپ کے پیدا ہوئے تھے؟

(2) کیا وہ ادھیڑ عمر کو پہنچنے سے پہلے ہی زندہ آسمان پر اٹھائے گئے اور

قیامت کبریٰ برپا ہونے سے کچھ عرصہ قبل دوبارہ واپس تشریف لائیں گے اور زمین پر خلافت علی منہاج النبوة قائم کریں گے؟

(3) کیا تثلیث پرستوں کو حضرت عیسیٰؑ کے قبعین قرار دیا جاسکتا ہے؟

(4) کیا قرآن مجید میں مذکورہ ”جن“ انسانوں اور فرشتوں کے مابین ایک خیالی،

پوشیدہ، اور نظر نہ آنے والی مخلوق کے معنی میں لئے جاسکتے ہیں؟

(5) حضرت سلیمانؑ کے لشکر میں ”طیور“ کا لفظ کن معنی میں استعمال کیا گیا ہے؟

(6) کیا قرآن حکیم میں ”النمل“ چیونٹیوں کے معنی میں ہے یا یہ لفظ ایک قبیلہ کا نام ہے؟

(7) کیا سورہ تکویر کی ابتدائی آیات قیامت کبریٰ کے واقعات پر مشتمل ہیں؟



بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ  
قُلْ اِنَّ هُدٰی اللّٰهِ هُوَ الْهُدٰی

ڈاکٹر اسرار احمد اور جاوید احمد غامدی

کی قرآن فہمی

تنقیدی جائزہ

عصمت ابو سلیم

سر سید مہموریل لائبریری، باغبانپورہ، لاہور

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ  
قُلْ اِنَّ هُدٰى اللّٰهِ هُوَ الْهُدٰى

ڈاکٹر اسرار احمد اور جاوید احمد غامدی

کی قرآن مجہدی

تقدیمی جائزہ

عصمت ابو سلیم

سر سید میموریل لائبریری، باغبانپورہ، لاہور

# مجموعہ کتب اسلامیہ

جملہ حقوق محفوظاً

نام: ڈاکٹر اسرار احمد اور جاوید احمد غامدی  
کی قرآن فہمی

مصنف: عصمت ابو سلیم

تعداد: پانچ صد

طبع: اول مارچ 2005

ناشر: سرسید میموریل لائبریری، باغبانپور 5، لاہور

مصنوع: حمایت اسلام پریس ریلوے روڈ، طبع ہوا۔

قیمت: 30 روپے مکتبہ اخوت، نزد حسن مارکیٹ (مچھلی منڈی)

اردو بازار لاہور۔ فون 7235951

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

## دیباچہ

جناب ڈاکٹر اسرار احمد کے زیر نظر قرآنی دروس اور محترم جاوید احمد غامدی کے خطاب کے مطالعہ سے منکشف ہوتا ہے کہ وہ قرآن مجید کی بعض آیات کے مقامی ترجمہ سے بالاستیعاب استقصاء کے بغیر، اپنے مطلب کا مفہوم اخذ کرنے کے عادی ہیں اور کسی موضوع پر قرآنی آیات کی دھڑے مقامات پر تصریحات کو پیش نظر نہیں رکھتے اور یوں **اللہ یصلیون القرآن** کے مصداق بنے ہوئے ہیں، جسکی وجہ سے ایک طرف تو صحیح مفہوم تک رسائی نہیں ہوتی اور دوسری طرف قرآن میں تضادات کا گمان ہونے لگتا ہے۔ قرآن مجید اللہ تعالیٰ و تسمای کا قول ہے اور صحیفہ فطرت اس کا فصل، جن میں مطابقت ضروری ہے، آیات قرآنیہ میں کوئی تناقض نہیں۔

ڈاکٹر اسرار احمد صاحب کے زیر بحث دو مقالات سے، جو ان کے دو عدد قرآنی دروس پر مشتمل ہیں۔ ظاہر ہوتا ہے کہ ان کے نزدیک حضرت عیسیٰؑ بغیر باپ کے پیدا ہوئے تھے، ادھیڑ عمر کو پہنچنے سے پہلے زندہ آسمان پر اٹھائے گئے اور قیامت کبریٰ سے کچھ پہلے دوبارہ دنیا میں آکر خلافت علی منہاج النبوة قائم کریں گے، شادی کریں گے اور صاحب اولاد ہوں گے۔ حالانکہ قرآن مجید سے ان باتوں میں سے کسی کی تائید نہیں ہوتی۔ فنائے عالم سے کچھ عرصہ قبل، جس میں نہ جانے کتنے اربوں سال لگیں گے، عیسیٰؑ کے ہاتھوں چند سالہ خلافت علی منہاج النبوة کے قیام کے خواب دکھا کر اور اس کا انتظار کرا کر مسلمانوں کو فی الوقت ہاتھ پر ہاتھ دھرے بیٹھے رہنے کی تلقین سے اغیار کو اسلامی ممالک پر دھیرے دھیرے جھوٹ، فریب اور طاقت کے بل بوتے پر قبضہ کر کے انہیں محکوم بنانے اور ان کے وسائل پر کنٹرول حاصل کرتے چلے جانے کی جرأت ہو رہی ہے۔ جبکہ ضرورت اس امر کی ہے کہ سب مسلمان ممالک متحد ہو کر بزرگوں پر

پاور امریکہ اور اسکے اتحادیوں کے ناپاک عزائم کو خاک میں ملا دیں۔ مزید تفصیلات کے لئے اس موضوع پر میری کتاب "ابن مریم" کا مطالعہ بھی مفید ہوگا۔

محترم جلاوید احمد غامدی کو پرویز مرحوم سے شکایت ہے کہ وہ جنوں کو نہیں مانتے، سلیمان کے لشکر میں طیر کے معنی پرندے نہیں لیتے اور نمل کو جس کے معنی چیونٹیاں ہیں ایک قبیلہ کا نام سمجھتے ہیں۔ غامدی صاحب کا کہنا ہے کہ جن ایک معروف لفظ ہے۔ اس معروف لفظ کا معنی المنجد نے ایک پوشیدہ غیر مرئی خیالی مخلوق بتایا ہے۔ قرآن مجید میں "جن" بایں معنی استعمال نہیں کیا گیا، بلکہ صاف معلوم ہوتا ہے کہ "جن" بھی وہی اتاج، ہنریاں اور پھل کھاتے ہیں، جو ہماری خوراک کا لازمی جزو ہیں (1) قرآن میں جنوں کے لئے بھی وہی سزائیں اور انعامات ہیں جو دنیا و آخرت میں ہمارے لئے مقرر ہیں۔ جنوں کے لئے وہی رسل و انبیاء ہیں جو ہماری ہدایت کے لئے بھیجے گئے تھے اور جو سب کے سب بشر تھے۔ اگر جن انسانوں کے علاوہ کوئی اور مخلوق ہیں تو انکے لئے رسول اور انبیاء بھی جن ہونے چاہئیں۔ قرآن میں جن قوم کے انسان سلیمان کے لشکر میں بطور سپاہی اور افسر شامل تھے اور انکے لئے عمارتیں، قلعے، مجسمے اور برتن بنانے والے مزدور، معمار، مجسمہ ساز۔ لوہار اور

(1) اللہ تبارک و تعالیٰ نے سورہ الرحمن کی آیت 3 اور 4 میں انسان کی تخلیق اور بیان کی تعلیم کا ذکر کر کے آیات 10 تا 12 میں فرمایا: **الارض وضعہا للانام** ۵ **فیہا لاکھۃ والنحل ذات الاکمام** ۵ **والحب ذو العصف والربحان** ۵ **الذین کو اللہ تعالیٰ نے) خلقت کے فائدے کے لئے رکھا اس میں میوے اور غلاف والی کھجوریں ہیں اور بھس اور اتاج اور خوشبودار نباتات ہیں پھر آیت 13 میں فرمایا: **الاء ربکما تکلمان** پھر تم (لو پرندہ اور انسان کے ہر دو فریقوں) اپنے پروردگار کی کون کون سی نعمتوں کو جہلاؤ گے؟ **ربکما اور تکلمان**، تشبیہ کے صیغے ہیں اس سے انسان کے دو فریق مراد لینے کی تائید آیات 14 اور 15 سے ہوتی ہے۔ آیت 14 میں انسان اور آیت 15 میں جنوں کی عید اٹھ کا ذکر ہے کہ وہ کیسے بنائے گئے اور آیت 16 میں **الاء ربکما تکلمان** کی تکرار ہے۔ آیت 13 میں جن نعمتوں کی تکذیب کے متعلق سوال کیا گیا ہے وہ جیسا کہ پہلے ذکر کیا جا چکا ہے ان کا ذکر آیات 11 اور 12 میں ہے۔ یہ نعمتیں انسانوں اور جنوں کے لئے یکساں ہیں۔ اتاج، نباتات ہنریاں اور پھل وغیرہ کھیتوں اور باغوں میں کاشت کئے جاتے ہیں۔ اور یہ حقیقت ہے کہ ان کے مالک چھوٹے زمیندار، بڑے زمیندار، جائیداددار، موڈیرے، فوجی افسر، ہزارہ اور بیوروکریٹ یا مسیحوں کے ممبر وغیرہ ہوتے ہیں۔ گویا ان میں سے بعض اُس اور بعض جن ہیں۔**

مخفیروں کا کام کرتے نظر آتے ہیں۔ جن جنوں نے قرآن شکر اسکی تبلیغ شروع کر دی تھی وہ انسان یہودی کا بن تھے۔ جو جن سلیمان کے دربار میں ملک کے اصلی باشندوں کی نمائندگی کرتے تھے، وہ انسان ہی تھے، غیر مرئی اور خیالی مخلوق نہیں تھے۔ قرآن مجید اور لغت کے مطابق طائر دو قسم کے ہیں، ایک وہ جسے قرآن نے طائر بطیر بجناحیہ کہا ہے یعنی پرندہ، دوسرا سریع السیر کے معنی میں ہیں۔ سلیمان کے لشکر میں طیر سریع الحركت فوجی دستوں کے معنی میں ہے اور یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ وہ جاسوسی کے فرائض بھی سرانجام دیتے تھے۔ ہد ہد ایک Intellegence افسر تھا، جس نے سلیمان کو بڑی اہم اور مفید معلومات فراہم کی تھیں اور قاصد کے فرائض بھی سرانجام دیئے تھے۔

”النمل“ کا معنی چیونٹیاں ہے جس طرح مازن کا معنی چیونٹیوں کے انڈے ہے، لیکن یہ دونوں دو قبیلوں کے نام بھی ہیں۔ چیونٹی قوت گویائی سے محروم ہے، جسکی کوئی آواز نہیں۔ لاکھوں چیونٹیاں ایک جگہ جمع ہو کر محو گفتگو ہوں تو آپ انکی کوئی آواز نہیں سن سکتے۔ سلیمان نے انکی آواز کیسے سن لی؟ ایک چیونٹی کو یہ کیسے معلوم ہوا کہ سلیمان چیونٹیوں پر یلغار کے لئے لشکر لئے آرہے ہیں؟ وہ چیونٹی نہیں تھی بلکہ اپنے قبیلہ کی سربراہ تھی۔ اس لئے قرآن مجید میں، اس نے اپنے قبیلے کے لوگوں کو جو کچھ کہا، اسکے لئے ذوی العقول یعنی انسانوں کے لئے مخصوص صیغے استعمال کئے جیسے ادخلوا مساکنکم لا یحطنکم۔ چیونٹیوں پر لشکر کشی سلیمان پر بہتان ہے۔ ملاؤوں کے نزدیک قرآن مجید کلیلہ و دمنہ اور الف لیلہ و لیلہ جیسی من گھڑت داستانوں کا مجموعہ ہے۔ علامہ اقبالؒ نے فرمایا تھا :

قوم کیا چیز ہے، قوموں کی امامت کیا ہے

اس کو کیا سمجھیں یہ بیچارے دور رکعت کے امام

لیکن افسوس کا مقام ہے کہ سائنس اور ترقی کے موجودہ دور میں بھی ایسے علماء، پائے جاتے ہیں جو ایسی ہی جہالت اور توہمات سے پُر باتیں کرتے ہیں، جیسی ملاؤوں سے سننے میں آتی ہیں یہ کتاب اسی موضوع پر ہے۔

المفتقر الی اللہ الرحمن

عصمت ابوسلیم

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

## ڈاکٹر اسرار احمد کی قرآن فہمی

ایک تنقیدی جائزہ

اس تحریر کا باعث و محرک، محترم ڈاکٹر اسرار احمد صاحب کے درس قرآن پر مشتمل دو مقالے ہیں، جو ہفت روزہ ”ندائے خلافت“ کی جلد 13 کے شمارہ 23 اور شمارہ 26 میں شائع ہوئے اور جن کی کاپیاں مجھے ایک وسیع المطالعہ اور دینی ذوق کے حامل دوست نے فراہم کیں۔ میری محدود معلومات کے مطابق جناب ڈاکٹر اسرار احمد جماعت اسلامی سے منسلک تھے، بعد میں نامعلوم وجوہ کی بنا پر اس سے علیحدہ ہو گئے اور تنظیم اسلامی کے نام سے اپنے متقدموں پر مشتمل ایک جماعت قائم کی، جس کے وہ آجکل سربراہ ہیں۔ ڈاکٹر صاحب کے قرآنی درس پاکستان ٹیلی ویژن سے بھی نشر ہوتے رہے ہیں۔ ڈاکٹر صاحب ایم بی بی ایس ہونے کے ساتھ ساتھ ایم اے اسلامیات بھی ہیں اور ہفت روزہ ”ندائے خلافت“ انکی تنظیم اسلامی کا ترجمان ہے۔ خاکسار کو ڈاکٹر صاحب کے عیسیٰ کے بارے افکار سے پہلی بار آگاہی مذکورہ بالا مقالات پڑھ کر ہوئی۔ انکا پہلا مقالہ سورۃ آل عمران کی آیات 42 تا 48 اور دوسرا مقالہ سورۃ آل عمران کی آیت 55 کے ترجمہ اور تفسیر پر مشتمل ہے۔

ان دو مقالات کے مطالعہ سے جو تاثر قائم ہوتا ہے، وہ یہ ہے کہ ڈاکٹر صاحب نے پہلے سے موجود قرآنی تراجم اور تفاسیر سے مستفاد مفہوم کو اپنے لفظوں میں بیان کر دیا ہے، خود قرآن مجید پر غور و تدبر سے کام نہیں لیا اور نہ ہی متعلقہ موضوع پر قرآن مجید میں وارد دیگر آیات کو پیش نظر رکھا ہے۔ علاوہ ازیں سیاق و سباق کو بھی نظر انداز کر دیا ہے، حالانکہ سیاق و سباق کی زبردست اہمیت ہے۔



موجودہ تفاسیر اور انکی روشنی میں کئے گئے تراجم روایات پر مبنی ہیں۔ یہ تفسیری روایات اکثر و بیشتر وضعی ہیں، جو اس لئے گھڑ کر پھیلائی گئیں کہ مسلمانوں کو قرآن کے حقیقی مفہوم سے دور رکھا جائے، یہ دشمنان اسلام کی ایک سوچی سمجھی سازش تھی، جو عروج اسلام کے ساتھ ہی شروع کر دی گئی تھی، لیکن ابتداء میں زیر زمین چلتی رہی اور اس کے نتائج آہستہ آہستہ رونما ہونے لگے۔ اور بالآخر مسلمانوں کے زوال کا باعث بنے، جو سو سال کے قلیل عرصہ میں ربع مسکون کے ایک بڑے خطہ پر چھا گئے تھے اور وہاں انہوں نے ظلم اور نا انصافی کا خاتمہ کرتے ہوئے عدل و انصاف کی حکمرانی قائم کر دی تھی۔

**پہلا مقالہ:** پہلے ذیل میں سورۃ آل عمران کی آیات 42 تا 48، انکا ڈاکٹر صاحب کا ترجمہ اور تفسیر ملاحظہ ہو۔

وَإِذْ قَالَتِ الْمَلِكَةُ يَمْرُؤُا۟ إِنَّ اللّٰهَ اضْطَفَكَ وَطَهَّرَكَ وَاصْطَفٰكِ عَلٰی نِسَا۟ءِ الْعٰلَمِی۟نَ (42) یَمْرُؤُا۟ اَفْتٰی لِرَبِّكَ وَاَسْجَدٰی وَاَرْكَعٰی مَعَ الرّٰكِعِی۟نَ (43) ذٰلِكَ مِنْ اَنْبَا۟ءِ الْغَیْبِ نُوْحِی۟هِ اِلَیْكَ وَمَا كُنْتَ لَدَی۟هِمْ اِذْ یُلْقُو۟نَ اَفْلا۟مَهُمۡ اَی۟هَمۡ یَكْفُلۡ مَرْیَمَ وَمَا كُنْتَ لَدَی۟هِمْ اِذْ یَخْتَصِمُو۟نَ (44) اِذْ قَالَتِ الْمَلِكَةُ یَمْرُؤُا۟ اِنَّ اللّٰهَ یُبَشِّرُكَ بِكَلِمَةٍ مِّنۡهُ اَسْمٰ۟ الْمَسِی۟حِ عِی۟سٰی ابْنِ مَرْیَمَ وَجِی۟هًا فِی الدُّنْیَا وَاٰخِرَةِ وَاَمِّنَ الْمُقْرَبِی۟نَ (45) وَیَكَلِّمُ النَّاسَ فِی الْمَهْدِ وَكَهْلًا وَّمِنَ الصّٰلِحِی۟نَ (46) قَالَتْ رَبِّ اِنِّی۟ یَكُو۟نُ لِی۟ وَوَلَدًا وَّلَمْ یَمْسَسْی۟ بَشَرًا قَالِ كَذٰلِكَ اللّٰهُ یَخْلُقُ مَا یَشَآءُ ؕ اِذَا قَضٰی اَمْرًا فَاِنَّمَا یَقُو۟لُ لَهٗ كُنْ فِیَكُو۟نُ (47) وَیُعَلِّمُهُ الْكِتٰبَ وَ الْحِكْمَةَ وَالتَّوْرَةَ وَاِلَی۟نَجِی۟لَ (48)

**ڈاکٹر صاحب کا ترجمہ:** "اور جب فرشتوں نے (مریم سے) کہا کہ مریم! اللہ نے

تم کو برگزیدہ کیا ہے اور پاک بنایا ہے اور جہان کی عورتوں میں منتخب کیا ہے۔ مریم اپنے

پروردگاری فرمانبرداری کرنا اور سجدہ کرنا اور کوع کرنے والوں کے ساتھ رکوع کرنا۔

